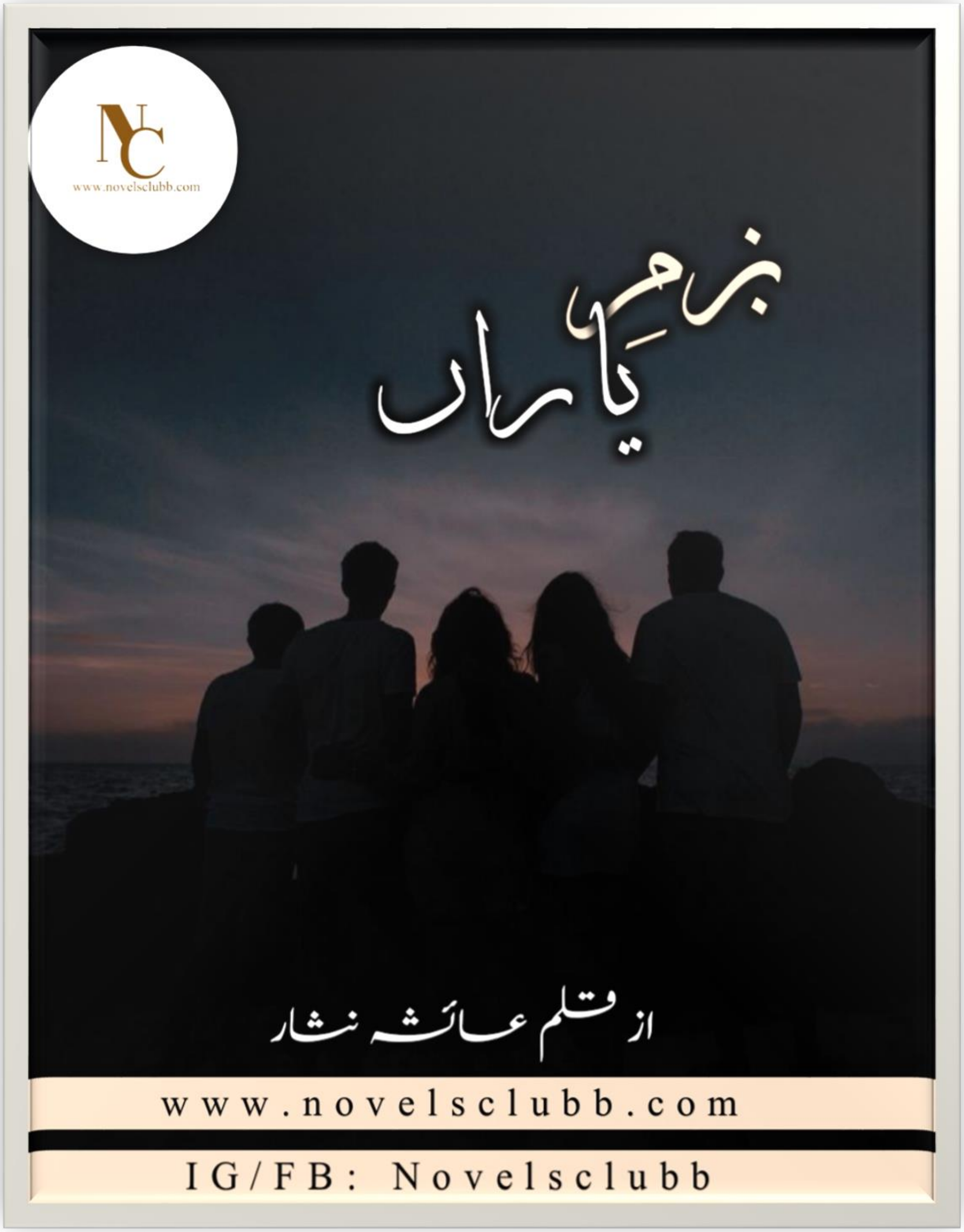
NC
www.novelsclubb.com
بزمِ یاراں
از قلم عائشہ نشار
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بزمِ یاراں

از قلم

عائشہ نثار

www.novelsclubb.com

بزم یاراں قسط نمبر ۳

میرے دوست میرے عزیز من

میری دھڑکنوں کی صدا کو سن

جو ہے کاغذوں پے بکھر رہی

جو ہی لفظ بن کر نکھر رہی

میری آرزو میری جُستجو

کے ہے ورق نہی تو ہے رُوبرو

www.novelsclubb.com

کے میں تُجھ سے کرتا ہو گفتگو

اے عزیز قابل محترم

میری ہر دعا تیرے نام ہے

یہی دھڑکنوں کا پیام ہے

تُجھے ہر قدم پے خوشی میل

تُجھے دوستی کا سلام ہے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"السلام علیکم مملہ"

نور نے گھر میں قدم رکھتے ہی باآواز بلند لاؤنج میں بیٹھی اپنی جنّت کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام، آگئی میری بچی؟"

انہوں نے مسکرا کر ایسے پوچھا کے نور کا دن بن گیا۔

بیشک ماں باپ کی ایک نرم سی مسکراہٹ بھی آپکی تھکان چٹکیوں میں اتار دیتی ہے۔

www.novelsclubb.com

نور جا کے اُنکے گود میں سر رکھ کے لیٹ گیی۔

"کھانا لگاؤں؟"

انہوں نے محبت سے اُسکے سر پے ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"اُنہوں، پہلے فریش ہو کر ظہر کی قضاء پڑھوں گی اور پھر خود ہی لے کر کھا لوں گی۔آپ آرام کرے"

نور نے نفی میں سر ہلا کر انکار کیا اور اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ہودا کہاں ہے؟"

ہودا کی غیر موجودگی محسوس ہوئی تو نور نے پُوچھا۔

"بوتیک گئی ہوئی ہے۔کچھ آڈر تھے جو اُسکی موجودگی میں آئے تھے انہی کے کام

سے گئی ہے۔"

مسز ذوالفقار نے بتایا۔

"اچّھا۔۔۔"

نور اسکے آگے کچھ کہتی کی مسز ذوالفقار کا فون بج اُٹھا۔

فون پے جگمگ کرتا نام دیکھ کر نور کے تاثرات سنجیدگی اور کرب میں بدل گئے۔

نور کو اگر کسی سے انتہا کی حد تک نفرت اور چڑھ تھی تو اس نام والے سے تھی۔

اس کے نام کا یے عالم تھا اگر وہ سامنے آجائے تو یقیناً ایک جنگ ہو گی۔

"چلیں میں نماز پڑھ لوں۔"

اپنی ماں کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیا بنا تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اپنے کمرے میں غائب ہو گئی۔

چہرہ اب بلکل سپاٹ تھا۔اُسے اپنے تاثرات چھپانے کے مہارت حاصل تھی۔

www.novelsclubb.com

اور مسز ذوالفقار بے بسی سے اُسکو دیکھتی رہ گئی۔

اُنہیں پتہ تھا اب وہ کھانا کسی صورت نہیں کھائے گی۔

"یااللہ آپ تو سب کے دلوں کے حال سے واقف ہے، میرے دل کا درد بھی ختم کر دے۔ مجھے اِس تکلیف سے نجات دیں دے۔ گھر والوں کے علاوہ سب کو لگتا ہے وہ سب میری وجہ سے ہوا تھا۔ سب مجھے ذمے دار سمجھتے ہیں اُسکا مگر آپ کو تو سب پتا ہے اس دن کیا ہوا تھا۔ یااللہ بس مجھے صبر جمیل عطا کر۔"

دوپٹے کے ہالے میں لپٹا چہرہ بند آنکھے اور اس سے لڑیوں کی صورت نکلتے آنسو۔ اس وقت وہ کوئی اور ہی نور معلوم ہو رہی تھی۔ اپنے اللہ سے مخاطب، صبر مانگتی ہوئی، حال دل سناتی ہوئی۔

وہ ایسی ہی تھی دنیا کے لیے الگ نور اور اپنے رب کے آگے ایک الگ بندی۔

دعا کرنے کے بعد وہ سجدے میں چلی گئی اُسکی عادت تھی ہر نماز کے بعد ایک لمبا سجدہ شُکر کرنے کی۔ وہ پوری نماز میں سب سے زیادہ پر سکون سجدے میں ہوتی تھی۔

اب تو یہ سجدہ کئی منٹ لمبا تھا۔۔۔

دریاب کا فون مسلسل رنگ کر رہا تھا۔

مگر دریاب چودھری اپنے آفس روم میں بیٹھے میچ دیکھنے میں بری طرح غرق تھے۔

بار بار فون بجتا پر پھر آپ ہی چپ ہو جاتا۔

مگر فون کرنے والا بھی ڈھیٹ معلوم ہوتا تھا۔

"کس کو موت پڑ گئی ہے، سکون سے بندہ میچ بھی نہیں دیکھ سکتا۔"

www.novelsclubb.com

دریاب نے زچ ہو کر میچ بند کی اور موبائل کی طرف متوجہ ہوا۔

موبائل پے نام جگمگ کر رہا تھا اُسے دیکھ کے اسکے منہ کے زاویے بگڑ گئے۔

“زویا باندری"

دریاب نے فون اٹھایا اور پھاڑ کھانے والا انداز میں کہا

"بکو"

"عزت سے بولو، چودھری کی اولاد ہو چودھری ہی رہو زیادہ تیس مار خان کی اولاد بننے کی ضرورت نہیں ہے۔"

زویا مادام سے برداشت ہو جائے اپنی بے عزتی، ہو ہی نا جائے۔

"بکیئے"

دریاب باز نہ آیا۔

"تم۔۔۔۔۔مجھے تمہارے منہ لگنا ہی نہیں ہے۔"

زویا نے دوسری طرف کتاب پلنگ پر پٹک تے ہوئے زچ ہو کر کہا۔

"تمہارا ابو تھا اتنا اچھا کے میں تمھیں اپنے منہ لگا لو۔"

دریاب نے تڑک سے کہا۔

زویا اُن لوگوں میں سے تھی جسے کوئی بھی منٹو میں زچ کر دے۔

"بتمیز، تم تم نا انتہائی کمینے انسان ہو، میں تمہاری شکایت کروگی تایا جان سے پھر

دیکھنا گن گن کے سارے بدلے لونگی۔"

زویا غصّے سے بولی، آواز میں نمی بھی تھی۔

ایسے ہی تھی ہلکی سے بات پے بھی اُسکے آنکھو سے دریا بہنے کو بیتاب ہوتے تھے۔

"ارے ارے تم تو ناراض ہوگئی اچّھا بولو کیوں کال کیا تھا پیاری کزن (ناگن)۔"

دریاب فوراً سے ہڑبڑا کر سیدھا ہوا، اور لہجہ زرا میٹھا کیا۔

"ہاں، آج شام کو گھر آجانا آپی نے پارٹی رکھی ہے اور ہاں انسانوں کی طرح آنا

میری نئی دوستوں کو بھی انوائٹ کیاِ ہے، اسلیے بندے کا پُتر بن کے اچّھی طرح کھانا

اپنی اصلیت دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

زویا اچّھی خاصی بے عزتی کے ساتھ دریاب کو انوائٹ کیا۔

"اوہ ہو دیکھو تو کہہ کون رہا ہے، جو خود کمبھکرن کی سگی ہے۔اور یہ تم اتنا پٹر پٹر کس خوشی میں کر رہی ہو بڑا ہو تم سے زرا عزت سے بات کرو۔"

اُسکی ٹون بدلی تو دریاب کی ساتھ ہی بدل گئی۔

"اپنا یہ بڑا پن جہاں دکھانا ہوتا ہے وہاں تو منّے کاکے بن جاتے ہو، آئے بڑے۔ انسان کی طرح پہنچ جانا شام میں اور ہاں عزت لفظ تمہارے لیے نہیں ہے۔"

زویا پھر کھری کھری سنادی۔

"ایک کام کرتا ہوں نا میں آتا ہو نہیں تمہاری پارٹی تمہیں ہی مبارک۔"

دریاب نے دانت پیس کے کہا۔

بیچارے کی کہی عزت ہی نہی تھی۔

"شُکر الحمداللہ۔"

دریاب کے نہ آنے والی بات پے زویا نے جھٹ چھک کے شُکر کیا اور فٹ سے کال کٹ کردی۔

"باندری"

اِدھر دریاب نے اُسکی لقب سے نوازہ جو اُسکا خاصہ پرانا لقب تھا۔ جانا تو اُسے تھا ہی۔
اب یاروں کی محفل ہو اور وہ نا جائے ناممکن۔

زویا اور دریاب کی بچپن سے ہی کبھی نہی بنی وہ دونوں ایسے تھے جیسے ایک میان میں
دو تلواریں۔ ایک دوسرے کو ذلیل کرنا اُنکا پسندیدہ مشغلہ۔ ہمیشہ وہ دونوں بحث
کرتے ہوئے ہی پائے جاتے۔ مگر اُنکا دل بھی ایک دوسرے کے بغیر لگتا نہیں تھا۔

ناگپور اپنے آپ میں ایک خوبصورت شہر۔ ناگپور شہر، بھارت کی ریاست مہاراشٹرا
کا ممبئی اور پونے کے بعد تیسرا سب سے بڑا شہر۔ جس کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

'orange city' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

آکسفورڈ اکنامکس رپورٹ کے مطابق ناگپور بھارت کا آبادی کے لحاظ سے ۱۳ سب سے بڑا شہر ہے، اور پوری دنیا میں پانچواں تیزی سے بڑھنے والا شہر ہیں۔

ناگپور میں روز کے معمول کی چھل پہل تھی۔ کئی گاڑیاں سڑکوں پر رواں دواں تھی۔

ایسے میں تاج کالونی میں بنے ملک ہاؤس میں بھی روز کی معمول کی چھل پہل تھی۔

www.novelsclubb.com

رومان بھی گھر موجود تھا۔

شانف اپنے روم میں پلنگ پر بیٹھا لیپٹاپ کھولے اپنا جم کا کام دیکھ رہا تھا۔

ایک حادثے میں شانف کے ماں باپ اپنی جان کی بازی ہار گئے۔تب سے اس کے سب کچھ ملک ہاؤس کے مکین ہی تھے۔

شانف کا اپنا ایک اچّھا بڑا جم تھا جو اُسنے اپنی مصروفیات بڑھانے کے لیے بنایا تھا۔ اب تو اُس کا جم کافی مشہور تھا۔

جم سنبھالنے کے ساتھ ساتھ اُس کی اپنی پڑھائی بھی شروع تھی جسکے مکمل ہونے کے بعد اُسنے اپنے والد کا کاروبار سنبھالنا تھا۔

"یار بڈی"

شانف جم کا کام ہی کر رہا تھا کے فلک آندھی طوفان کی طرح جھنجھلاتے ہوئے حاضر ہوئی۔

"کیا ہوا"

وہی مصروف انداز۔

"یہ زویا کی بچی کسی دن مُجھسے پٹ جائے گی۔ ہمیشہ ایسے ہی اچانک پلان بناتی ہے بندہ ایک دو دن پہلے بتا دے، مگر نہیں وہ زویا ہی کیا جو بتا دے۔"

فلک نے دھپ سے صوفے پے بیٹھ تے ہوئے کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمھیں کیا مسئلہ ہے؟"

ابھی بھی سر اٹھانے کی زحمت نہیں ہوئی تھی۔

"اس منحوس کی تو جان چھوڑ دو۔"

فلک نے لیپ ٹاپ کو گھورا۔

شانف نے لیپ ٹاپ بند کیا اور سائڈ ٹیبل پے رکھا۔

"اچھّا رکھ دیا اب بتاؤ کیا آفت آ گئی ہے تم پہ."

اور اُس کو دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یار مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا پہنوں کپڑے نہیں ہے میرے پاس۔"

فلک کے روتی صورت بنا کے بتانے پے شانف کا منہ کھل گیا۔

"خدا کو مانو لڑکی الماریاں بھری پڑی ہے تمہارے کپڑوں سے۔"

شانف نے کانوں کو ہاتھ لگا کے بتایا۔

اُسکا مسئلہ سن نے کے بعد اُسنے پھر لیپ ٹاپ کھول دیا۔ کیوں کہ یہ مسئلہ نیا نہیں تھا۔

"مگر میں نے نہیں پہن نے وہ سب کچھ، ڈھیلا ڈھالا پہنا ہے۔"

شانف اُس کے اشارے بخوبی سمجھ رہا تھا۔ کیوں کہ

فلک خود سے زیادہ اُسکے کپڑے پہنتی تھی۔ مگر خود سے کبھی نہیں بولتی تھی بس اشارے اشارے میں تو شانف اُسکی چالکی سمجھ کے خود ہی کہتا تھا کے میرے پہنلو، کیوں کہ جب تک کپڑے نہیں نا ملتے اُسے تب تک اُسنے وہی بیٹھ کے دماغ کھانا تھا۔

"اچّھا میرے کبرڈ میں دیکھ لو۔"

اُسنے وہی ازلی مصروف انداز میں کہا۔

شانف کے کہنے کی دیر تھی کے فلک جھٹ الماری کے طرف بھاگی اور کھول کے t شرٹ اُلٹ پلٹ کے دیکھنا شروع ہو گئی۔

شانف بھی اُٹھ کے وہا گیا اُسے بھی کپڑے لے کے تیار ہونا تھا۔

"بڈی یہ لے لو۔"

www.novelsclubb.com

اُسنے ایک نئیt شرٹ کی طرف اشارہ کیا۔ سفید رنگ کیt شرٹ جس پے مافیا لکھا ہوا تھا۔

شانف خود وہی پہن نے کا ارادہ رکھتا تھا مگر اس پے فلک کی نظر چلی گئی۔

اور شانف فلک کو کوئی چیز کے لیے منا کر دے اس جنم میں تو یہ نا ممکن سی بات ہے۔

"اچھّا لے لو۔"

اُسنے سادہ سے انداز میں کہہ کر اپنے لیے کچھ دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شکریہ"

فلک کہتی جھٹ بھاگی مگر سامنے ڈریسنگ سے ٹکرا گئی۔

"اوئی ماں مر گئی۔"

"چشمہ کہاں ہے تمہارے؟"

شانف نے پاس آتے ہوئے پوچھا۔

"اب اتنی بھی اندھی نہیں ہوں کے چشمے کے بغیر یہ اتنا بڑا دیکھائی نا دے۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اُسنے ناک منہ چڑا کے ڈریسنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اچّھا دکھاؤ، لگی تو نہیں؟"

شانف نے فکر مندی سے پوچھا۔

"نہیں نہیں ٹھیک ہوں، میں جا رہی ہو تیار ہو نے آپ بھی ہو جائے ورنہ رومان بھائی نے چھوڑ کے چلے جانا ہے۔"

فلک کہتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئ۔

"پاگل"

www.novelsclubb.com

پیچھے شانف ہنس دیا اُسکی جلد بازی پے۔

"بدر، بدر، بدر"

ہادی پورے گھر میں چلا چلا کے اُسے ڈھونڈھ رہا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے بیٹا کیوں گلا پھاڑ رہے ہو؟"

احمد صاحب نے پوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ نہیں ابو آپنے بدر کو کہی دیکھا۔"

ہادی نے ابّو سے پوچھا۔

"ہاں وہ باہر اپنی محبوبہ کے ساتھ ہے۔"

انہوں نے نیوز اینکر کی بات غور سے سنتے ہوئے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"ایک توyetاور اسکی محبوبہ۔"

ہادی بڑبڑا کے باہر کو لپکا۔

"اب دیکھو کیسے چمک رہی ہو تُم۔ایسے گھس گھس کے تو میں خود بھی نہیں نہاتا

جیسے تمہیں نہلایا ہے۔"

جناب بدر اپنی محبوبہ سے گفتگو کرنے میں مصروف تھے تبھی ہادی کی پیچھے سے آواز آئی۔

"تو تو اب گیا بدر۔"

بدر نے ڈر کے آنکھے میچی۔

"بدر تم نے میری tشرٹ۔۔۔"

ہادی کی بات ابھی اُسکے منہ میں ہی تھی کے اُسے بدر کے ہاتھ میں اپنی فیوریٹ t

شرٹ نظر آئی۔ جسکی حالت اتنی خراب تھی کے کوئی پوچھا مارنے کے لیے بھی نا لے۔اور حالت خراب بھی بدر نے ہی کی تھی اپنی محبوبہ (بائک) پے رگڑ رگڑ کے۔

چونکہ بدر کی پیٹ ہادی کے جانب تھی تو اس نے بدر کے تاثرات تو نہیں البتّہ اُسکے ہاتھ اپنی جان سے پیاری tشرٹ ضرور نظر آگئی۔

"بدر"

ہادی زور سے چلایا۔

بدر نے تھوک نگلہ اور پلٹا۔

"جی جی بھائی۔"

"یہ میری ہی tشرٹ ہیں نا۔"

ہادی کا چہرہ غضب کا سُرخ ہو رہا تھا۔

اُسے غصّہ کم آتا تھا مگر بدر کے کارنامے اُس کا صبر ختم کر دیتے تھے جیسے ابھی ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اُسکے سوال پے بدر نے صرف سرہاں میں ہلایا۔

''تم، تم آج بچ جاؤ مُجھ سے تمہاری قبر آج یہاں نہیں کھود دی نا تو پھر کہنا اور ساتھ میں یہ تمہاری محبوبہ اس کا تو وہ حشر کرو گا کے اس کے پرزے پرزے الگ

ہو جائے گے اور پھر یہی پرزے چور بازار میں بیچ کے tشرٹ خریدو گا۔"

ہادی غصّے کے تیور لیے بدر کی طرف لپکا تو بدر جھٹ سے اپنی محبوبہ یعنی بائک کے دوسری طرف ہو گیا اب بدر ایک طرف تھا تو ہادی دوسری طرف۔یہی آگے پیچھے والا کھیل چالو تھا۔

"اللہ کو مانے بھائی ایک اکلوتا بھائی ہونہ میں آپکا ایسے کرو گے ایک tشرٹ کے لیے جو پتہ نہیں کتنے سال پرانی تھی۔اسلیے تو میں نے اسے اپنی بائک صاف کرنے کے لیے لیا۔اور خبردار جو میری محبوبہ کو آنکھ بھی اُٹھا کے دیکھا۔دھر نادیدو گا میں۔"

شروع میں تو بڑی معصومیت سے بتایا گیا اور آخر تک دھمکی تک آ گئے۔

"تمہارے دھرنے کی ایسی کی تیسی، تمہارا وہ فیوریٹ جوتا بھول جاؤ اُسے تم اب۔"

ہادی نے بھی غصّے سے اُسے دھمکی دی۔

"ہی ہی مجھے پتہ تھا اس لیے پہلے ہی غائب کر دیا۔"

بدر نے دانت نکال کر ایک اور کارنامہ بتایا۔

"اچّھا جوتا چھپا دیا گاڑی تو یہی ہیں نا۔"

ہادی نے اُسکی بائیک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کے ہادی کچھ کرتا بدر نے فوراً سرینڈر کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچّھا اچّھا سوری، پلیز اس بار بخش دے ویسے بھی یہ تو پرانی ہو گئی تھی نہ میں نئی لادوں گا، اب جانے دے بچے کی جان لے گے کیا؟"

بدر پرانی t شرٹ کے بدلے نئی کی لالچ دی۔

"بیس منٹ کے اندر اندر تم مجھے اپنی اس محبوبہ سمیت باہر نظر آو، اگر اِدھر نظر آئے تو پھر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہادی نے دھمکی دیتے ہوئی بات ادھوری چھوڑی

"اچّھا جا رہا ہو لیکن آپ کیسے آئے گے؟"

بدر نے اندر کی طرف دوڑتے ہوئے پوچھا۔ اصل میں غصّہ چیک کرنا چاہا۔

‘‘میری فکر مت کرو تم پہلی فرصت میں نکلو۔"

ہادی دانت چباتے ہوئے کہا۔

اب اپنی اتنی پیاری tشرٹ کے خراب ہونے کہا غم اتنی جلدی تو نہیں ختم ہوتا نا۔

رومان آئینے کے سامنے کھڑا پرفیوم خود پر چھڑک رہا تھا۔

تبھی موبائل نے بجنا شروع کر دیا۔

"دریاب کالنگ"

"ہاں دریاب بول۔"

رومان نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"رومان مجھے جاتے جاتے گھر سے پک کر لینا۔"

www.novelsclubb.com

دریاب نے حکم دیا۔

"کیوں تیری گاڑی کہاں ہے؟"

"میری گیراج پے ہے سروسنگ کے لیے دی ہوئی ہے۔"

اب دریاب کیا بتاتا ابّو نے گاڑی ضبط کرلی اسلئے جھوٹ بولا۔

"اچّھا اچّھا انکل کے پاس ہے۔"

رومان نے سمجھتے ہوئے کہا۔

"یار تُجھے ہر دفاع کیسے پتہ چل جاتا ہے؟"

دریاب نے برا منہ بنایا۔

"جیسے تو ہر دفعہ ایک ہی بہانہ بناتا ہے۔"

رومان نے جوتے کی لیس باندھتے ہوئے کہا۔

"اچّھا چھوڑ یہ سب تو آ جانا۔"

دریاب نے بات دہرائی۔

"ہاں ٹھیک ہے، ارحم کہا ہے؟'

رومان نے فون ایک کان سے دوسرے کان پر منتقل کرتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"سخی حاتم صاحب پہنچے ہوئے ہے مال گفٹ لینے اُن کو خالی ہاتھ کہی جایا نہیں جاتا۔"

ارحم ویسے تھا ہی صدا کا اخلاق پسند بغیر گفٹ مجال ہے کسی دعوت میں چلے جائیں۔

"بڑا اخلاق پسند بچا ہے ہمارا کچھ سیکھ لے اُس سے۔"

رومان نے ہنستے ہوئے مفت مشورہ دیا۔

"اپنے مشورے اپنے جیب میں رکھ اور جلدی پہنچ۔"

دریاب نے جل کے کہا اور کال کٹ کر دی۔

رومان مسکراتے ہوئے اُٹھا ڈریسنگ ٹیبل سے چابی اٹھائی اور چابی کے نیچے رکھی ہوئی فوٹو کو ہاتھ میں پکڑا۔

"آپکا بھی پتہ بہت جلد لگا لونگا۔"

ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور فوٹو دراز میں رکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

اب اُسے کیا پتا تھا کے پتہ لگانے سے پہلے ہی اُسکا پتہ لگ جائیگا۔

----

www.novelsclubb.com

"ہدا بچے، زرا وہاں تو چلی جاؤ ایک لڑکا آیا ہوا ہے اُسے جا کے زرا مدد کردو کب سے میں دکھا رہی ہوں پسند نہیں آرہا تم دیکھ لو۔"

ایک عمر رسیدہ خاتون نے ہدا سے کہا جو کے ہدا کی والدہ کے بوتیک پے بہت پہلے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سے،ہیلپر کی طرح کام کر رہی تھی۔

"جی جی میں دیکھ لیتی ہوں،آپ بیٹھ جاؤ یہاں۔"

ہدا نے اپنی جگہ دیتے ہوئے کہا۔

اور اس طرف چلی گئی جہاں وہ لڑکا تھا۔

"جی بولیے میں آپکی کیا مدد کر سکتی ہوں۔"

ہدا کی آواز پے ارحم جو کے کپڑے دیکھنے میں دھن تھا پلٹا۔

"اُم دراصل مجھے کسی کے لیے ڈریس بطور تحفہ خریدنا ہے لیکن مجھے اس میں سے کچھ پسند نہیں آ رہا۔"

www.novelsclubb.com

ارحم نے پریشانی بیان کی۔

ہدا ایک منٹ کا کہہ کر غائب ہو گئی۔

اور پھر ہاتھ میں ایک نہایت خوبصورتی اور نفیس ڈریس لیکر نمودار ہوئی۔

بلیک کلر کا وہ جوڑا جس پر بلیک ہی پرل کا کام آستین اور باٹم اور گلے پے ہوا ہوا تھا ساتھ ساتھ دھاگے کا کام بھی باریکی سے کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ دیکھیے یہ آپکی گرلفرنڈ پے اچّھا لگے گا اور اُنہیں پسند بھی آئیگا۔"

صدا کی باتونی ہدا نے جو بات اُسکے دماغ میں چل رہی تھی زبان پے لانے میں سیکنڈ نہیں لگایا۔

ہدا کی آواز پے وہ پلٹا اور ہودا کی بات تو سرے سے ہی نظر انداز کی۔ تصحیح کرنے کی کوئی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ کیوں کہ فضول بولنا اور بولنے والے لوگ اُسے پسند نہیں تھے وہ تو یہ اُس کے دوست ہی تھے جنھیں وہ برداشت کرلیا کرتا تھا۔

ارحم کو وہ جوڑا پہلی نظر میں بھا گیا۔ پیک کروادے کا کہہ کر وہ کاؤنٹر کی طرف پیمنٹ کے لیے چلا گیا۔

ہدا نے ڈریس کا بیگ اُسے پکڑایا۔

اور بڑی پیاری مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"آئندہ ضرور آیئے گا اور گرلفرینڈ آپی کو بھی ضرور لانا۔"

"ایک مشورہ دو؟'

ارحم اجازت چاہی۔

"جی جی"

ہدا نے اجازت دی۔

"فضول گوئی سے پرہیز کیا کرو۔"

بڑی بیزار نظر سے دیکھ کر یے کہا اور باہر کی اور بڑھ گیا۔

"بڑا ہی کوئی کھڑوس اور آدم بیزار بندہ ہے۔اتنی پیاری مسکراہٹ سے کہا میں نے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔خیر مگر آواز بڑی پیاری تھی اور بندہ بھی بلکل ناول کے ہیرو کی طرح۔"

ہدا نے بڑی اشتیاق سے کہا اور اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

اُسے پتہ نہیں تھا یہ پیارا اور کھڑوس بندہ آگے مستقبل میں اُسے کتنا خوار کروانے والا ہے اور افسانوی دنیا سے لا کر حقیقت کی دنیا میں پٹک نے والا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارحم باہر آیا جہاں بدر اُس کا ہی منتظر تھا۔اُسے آتا دیکھ کر بائک سٹارٹ کی۔

"اتنی دیر کون لگاتا ہے (استغفرُاللہ) اس سے جلدی تو زویا کی شاپنگ ہو جاتی

ہے۔ جتنی تو نے ایک ڈریس خریدنے میں لگایا ہیں۔"

بدر انتظار کر کے آدھا ہو گیا تھا۔اب کسی کو تو پکا پکا کے اُسنے بھی آدھا کرنا تھا۔

"بدر پہلے ہی اس سیلز گرل نے بول بول کے میرے کان پکا دیے ہے تو نہ پکا۔اور چُپ چاپ چلا۔"

ارحم نے بیزاریت سے کہا۔

"دو باتیں کی ہو گی اس بیچاری نے اور تو ایسے ظاہر کر رہا ہے جیسے تیرا انٹرویؤ لینے بیٹھ گئی ہو،ویسے ارحم جتنا تُجھے بولنے سے چڑ ہے اتنا ہی تُجھے بولنے والے لوگ ملتے ہے۔"

بدر نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"اِس پہ ہنسنا تھا کیا؟"

ارحم نے بھی سنجیدگی سے پوچھا۔

،،نہیں رونا تھا۔"

بدر نے خفگی سے کہہ کر چپ چاپ گاڑی چلانے

پہ دھیان دیا۔

کوئی اُس کے جوک پے ہنسے نا تو اُسے بہت برا لگتا تھا۔

ویسے اس نے یے جوک مارا تھا کیا؟

''اچھّا آنٹی میں گھر جا رہی ہوں۔"

ہدا نے کاؤنٹر سے اپنا پرس اور ساتھ رکھا ناول اٹھایا اور آنٹی کو کہہ کر چل پڑی باہر ڈرائیور آگیا تھا لینے۔

ہمارے ارحم بھائی جسے سیلز گرل سمجھ رہے تھے اُن کی اپنی کمائی سے لی ہوئی ایک کار تھی۔

ہدا کو بچپن سے ہی کپڑے ڈیزائین کرنے کہا شوق تھا۔اور بڑے ہوتے ہوتے اُسکا شوق جنون میں بدل گیا۔اُس نے کئی سارے ڈریس ڈیزائن بھی کیے جو کے اُسکی والدہ کے بوتیک کے ذریعے لوگوں تک پہنچے۔اب وہ ایک کم عمر جانی مانی فیشن

ڈیزائنر تھی۔ کئی ساری ایلٹ کلاس عورتیں صرف اُس کے ڈیزائن کردہ کپڑوں کے علاوہ کوئی پسند نہیں کرتی تھی۔

اُسے دیکھ کر کسی کو یقین ہوتا ہی نہیں تھا کے یہ لڑکی لاکھوں کی مالک ہے وہ بھی اپنے کمائے ہوئے پیسوں کی۔

ساری بات اُسکے نیچر کی تھے۔ نا اُسے کسی بات کا غرور تھا نہ گھمنڈ۔ ڈاؤن ٹوارتھ (down to earth) نیچر کی مالک تھی یہ پیارے دل والی لڑکی، پر ساتھ ہی ساتھ وہ انتہا کی فراغ دل بھی تھی۔ کسی راہ چلتے کی بھی مدد کر دینا، کسی کو بھی کچھ بھی دینا، واپس مانگنا اور کسی بھی بات کے لیے نہیں کہنا تو سیکھا ہی نہیں تھا اُس نے۔

ہدا نے گھر پہنچ کر سب سے پہلا سوال یہ کیا۔

"نور آگئی، کدھر ہے؟"

اب نور سے یونی کے پہلے دن کا بھی تو پوچھنا تھا کے کیسا گزرا کیونکہ کچھ دن بعد اُسکی بھی کلاسز شروع ہو جانی تھی۔

ہدا نور کی یونی سے فیشن ڈیزائینگ کی ڈگری کرنے والی تھی۔

اُنکے گھر کی پرانی ملازمہ جو کے اُنکے گھر کا حصہ ہی تھی۔انہوں نے اُسکے باکسنگ روم کی طرف اشارہ کیا۔

"اوہ، گاڑی گرم ہے کیا؟"

ہدا میں بڑے معصوم سے منہ بنا کے اُس کے غصّے میں ہونے کا پوچھا۔

تو خاتون نے ہاں میں سر ہلایا۔

ہدا اوپر کی طرف اپنے روم میں گئی پہلے فریش ہوئی اور پھر آرام آرام بنا آواز کیے نور کے سر پر پوہنچ گئی۔ جہاں نور پنچنگ بیگ کے ساتھ مصروف تھی۔

"اسلام علیکم، کیسا تھا پھر مادام پہلا دن مزا آیا؟"

ہدا نے اشتیاق سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام، ہم اچّھا تھا؟"

نور نے زور سے پُنچنگ بیگ کو ہٹ کیا۔ ساتھ سرسری سا جواب بھی دیا۔

"غصّے میں ہو؟"

سوال پوچھا۔

"نہیں۔"

فٹ سے جواب آیا۔

"مطلب ہو۔"

ہدا بھی اپنے بہن کے رگ رگ سے واقف تھی جب اُس نے نہیں کہا ہے مطلب و پکا غصّے میں ہے۔

نور نے ایک گھوری سے اُسے نوازا۔جو اُسکے غصّے میں ہونے کے باوجود اُسکا سر کھانے آگئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا چھوڑو یہ بتاؤ دوست وغیرہ کوئی بنے۔"

ہدا نے آرام سے پانی پیتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بنے ہیں۔"

سرسری سا جواب دیا۔

"نام کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

پھر پوچھا۔

"کیوں نام جان کے تم نے کیا کرنا ہے؟"

نور بیگ ہٹ کرتے ہوئے سوال کے بدلے سوال داگا۔

"بولو نا۔"

ہدا نے معصومیت سے پوچھا۔

"بدر شانف،زویا۔۔۔۔"

زویا کے نام پر اُسے یاد آیا کہ اُسے زویا کی طرف جانا ہے۔اور ہانی اُسکا انتظار کر رہی ہو گی اور کال تو بے تحاشا کیے ہو گے لیکن موبائل اُسکے پاس ہو نگا تو پتہ چلے گا۔

"ٹائم کیا ہوا ہے؟"

باکسنگ کرتے کرتے ایکدم ورک گئی اور وقت پوچھا۔

"5:40،کیوں کیا ہوا؟"

ہدا نے اُسے پوچھا جو تیزی سے اپنے گلوس نکال کر باہر بھاگی اُسنے ہدا کے سوال کا

www.novelsclubb.com

جواب بھی دینا ضروری نہیں سمجھا۔

کہا کا غصّہ کونسا غصّہ سب بھک سے اُڑ گیا تھا۔ کیونکہ لیٹ ہونے کی بدولت اب ہانی

کو غصّہ نہیں ہونے دینا تھا۔

"ارے ارے ہوا کیا ہے؟"

ہدا بھی اُسکے پیچھے گئی۔

www.novelsclubb.com

نور نے کمرے میں آکر پہلے فون دیکھا جہاں زویا کے بھی کالز تھے۔ اور ہانی کے

لاتعداد کالز اور مسیجز تھے۔

"ارے ہوا کیا ہے؟"

بیچاری ہدا کو کوئی تو بتا دے ہوا کیا ہے۔

"کچھ نہیں ہوا، یہ پکڑو جب تک میں نہا کر آتی ہو ہانی کو بس باتوں میں لگائے رکھو۔"

نور نے فون ہدا کی طرف اچھالا جسنے نے مہارت سے کیچ کر لیا۔

"اور میرے کپڑے بھی نکالو۔"

غسل خانے میں جانے کے بعد یاد آنے پر منڈی باہر نکال کر ایک اور کام کہا۔

جب بھی نور کو کہی جانا ہوتا گڑ بڑ میں شامت ہدا کی آتی۔ نور نے کہا نہیں تھا لیکن ہدا کو پتہ تھا کے کپڑوں کے ساتھ ساتھ جوتے، گھڑی، پرفیوم، میکپ ہر چیز اُسکے آنے تک ٹیبل پے ہونی تھی۔

نور کو ہدا نے کپڑے پکڑائے۔ عموماً وہ ہدا کی پسند کے ہی کپڑے پہن تی تھی۔

ہدا نے سب مینیج کرنے کے ساتھ ساتھ ہانی کو بھی سنبھالا تھا۔ جو کالز پے کالز کیے جا رہی تھی۔

ہدا کو کسی کو بھی باتوں میں لگا کر دھیان بھٹکانا بہت اچّھی طرح سے آتا تھا۔ اس نے ابھی بھی وہی کیا تھا ہانی کو باتوں میں لگا کر نور کی طرف سے دھیان بھٹکا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نور غسل خانے سے نکلی۔

نیلی جینز کے ساتھ مہرون گھٹنے سے اوپر تک بٹنوں والا گول ٹاپ پہنا ہوا تھا۔

ہدا اُس کے بال ڈرائی کر رہی تھی اور نور اپنا میکپ. میکپ میں اُسنے بلش، مسکارا اور لپ گلوز لگا یا بس۔ گھڑی پہنی اور کچھ رنگز پہنی آدھے بالو کو کلیچر لگایا ایسے کے باقی

کے بال پیٹھ پر کھلے تھے۔ جلدی جلدی پرفیوم چھڑکا۔

پھر پلنگ پہ بیٹھ کر سفید جوتے پہنے۔اور سٹالر اُٹھا کے گلے میں ڈالا موبائل پکڑااور ایک آخری لوک آئینے میں دیکھا۔

"پرفیکٹ"

"جا کہاں رہی ہے یہ تو بتاؤ۔"

ھدا نے پھر وہی سوال پوچھا۔

"زویا کی طرف۔"

نور نے گاڑی کی چابی ڈھونڈتے ہوئے کہا۔

"میں بھی چلو؟"

بڑی آس سے پوچھا تھا ہدا نے۔

"نہیں"

ایک لفظی جواب دیا۔ چابی اٹھائی اور باہر کو بھاگی۔

ہدا پیچھے اتنا سا منہ لیکر رہ گئی۔

لیکن نور جس تیزی سے گئی تھی ویسے ہی تیزی سے اندر آئی ہدا کے گال کو پکڑ کہ

زور سے بوسا دیا اور

"تھینک یو"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہہ کر پھر غایب ہو گئی۔

ہدا اُسکی پھرتیاں ہی دیکھ کر رہ گئی اور پھر دل کشی سے مسکرا دی۔

"اگر تم دونوں پانچ منٹ میں نیچے نہیں آئے تو کوئی ضرورت نہیں ہے آنے کی میں جارہا ہو، رہو یہی۔"

رومان جو کب سے فلک اور شانف کا انتظار کر رہا تھا جو کے آ ہی نہیں رہے تھے۔

اور دریاب الگ کال پے کال کر رہا تھا۔

انتظار سے اُکتا کے بلند آواز میں دونوں کے کان تک یے بات پہنچائی اور باہر جا کے

اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"فلک چلو، نہیں تو رہو یہی جارہاہو میں بھی۔"

شانف بھی کب سے فلک کے روم کے دروازے میں کھڑا فلک کو آئے لائنر لگاتے ہوئے دیکھ رہا تھا جو ایک آنکھ پہ لگ رہا تھا تو دوسری کا خراب ہو جاتا اور اس کے چکر میں دونوں آنکھے کالی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اچھّا ایک منٹ بس۔"

فلک نے جلدی سے کلینزز کی بوتل اٹھاتی تھوڑا سا کلینزر کاٹن پے لیا دونوں آنکھے صاف کی۔

اور اس کی طرف پلٹی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چلے"

"دیکھو ویسے ہی تو اتنی پیاری ہے تمہاری آنکھیں زبردستی یہ کالک ملنے کی کیا تک۔"

شانف اُسکی آنکھو کی شان میں اور قصیدے پڑھتا اور فلک اُسکا جواب دیتی اُس سے پہلے ہی اتنے زور سے گاڑی کا ہورن بجا کے دونو ڈر گئے۔

www.novelsclubb.com

"چلو جلدی زبردستی باتوں میں لگا دیا۔"

شانف نے اُسے کہہ کر اُسکا ہاتھ پکڑا اور جلدی جلدی سیڑھیاں اترنے لگا فلک ہونک بنے اُسے دیکھے گئ اُسنے ٹو ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا۔

"ہنہ، جھوٹے"

بیچاری دل میں سوچ کے رہ گئی۔

"پیچھے بیٹھو فلک"

فلک کے آگے بیٹھ نے سے پہلے ہی شانف ٹوکا۔

"کیوں، کیوں، کیوں۔"

فلک نے کمر پے ہاتھ رکھ لڑاکا عورتوں کی طرح پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمھیں پتہ نہیں ہے یے دریاب ڈارلنگ کی جگہ ہے"

شانف نے پیچھے بیٹھ تے ہوئے کہا۔

"اوہ وہ بھی آرہے ہے ہمارے ساتھ؟"

فلک نے ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے اندر بیٹھ کے پوچھا۔

"اس میں اتنا اچھلنے کی کیا بات ہے۔"

شانف نے اُسکے ایکسیٹڈ ہونے پہ چوٹ کی۔

"ہاں تو کیوں نہ ہوں میں ایکسیٹڈ، اُنکے ساتھ پورا راستہ مزے سے کٹیگا، آپ دونوں ہے ہی صدا کے بورنگ اُنکو ہی دیکھ لو ابھی سے کان میں ٹوٹیا ٹھونس کے بیٹھ گئے ہے۔"

www.novelsclubb.com

فلک نے رومان کی طرف اشارہ کیا جو کانوں میں ہینڈز فری لگا کے بیٹھ تھا۔

"میں سب سن رہا ہوں۔"

رومان نے زرا مصنوئی روعب سے کہا۔

رومان کی آواز پے فلک ہڑ بڑا سی گئی۔

"مزے کی بات تو تم ایسے کہہ رہی ہو
جیسے کتنے گھنٹے کا سفر ہے۔ مشکل سے پندرہ منٹ کا راستہ ہے۔"

شانف نے موبائل میں گم بغیر اسے دیکھے کہا۔

"پھر بھی"

فلک نے شانف کی بات ہوا میں اڑائی۔

"بھوتنی"

شانف نے اُسکی ناک دباتے ہوئے نیا لقب دیا۔

اور فلک بس ناک منہ ٹیڑھے کر کے باہر دیکھنے لگ گئی۔ جیسے نیا لقب پسند نہ آیا

ہوں۔

ویسے کس کو ہی پسند آئے اتنا پیارا لقب۔

"بچنا اے حسینوں، لو میں آگیا۔"

بدر نے زویا کے گھر انٹری مارتے ہوئے سروں کا جنازہ نکالنا بھی شروع کر دیا۔

منہ بند ہوا جب اُسکے منہ پہ فلائنگ کشن آ کے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ کیا ہر وقت کی چپڑ چپڑ لگائی ہوئی، کچھ ہمارے کانوں پے بھی ترس کھالو۔"

زویا نے کشن پھینکتے کے ساتھ ہی بولنا شروع کر دیا۔

"آئے چپ کر بتمیز۔ کوئی کر آئے مہماناں نوں اینج کر دااے، بڑے ہی کوئی بد تہذیب ہو گئے نے اج کل دے بچے۔

(آئے چپ کر بتمیز کوئی گھر آئے مہمانوں کو ایسے کرتا ہے، بڑے ہی کوئی بد تہذیب ہو گئے ہیں آج کل کے بچے۔)"

زویا کی دادی نے زویا کو گھر کا۔

"دادی مہمان وی او ہووے جو پونم دے چند (چاند) دی طرح آوے، یے تو ہر

اگلے دن ہی اپنا اماوس دے چند جیسا منہ اُٹھا کے آ۔۔۔۔اوئی ماں۔

(دادی مہمان بھی وہ ہوں جو پونم کی چاند کی طرح آئے، یہ توہر اگلے دن اپنا اماوس کی چاند جیسا منہ اُٹھا کے آ۔۔۔۔اوئی ماں۔)"

زویا کی نان سٹاپ چلنے والی زبان کو دادی کی چھڑی نے بند کروایا۔

دادی کو اپنی سائڈ دیکھ کر بدر بھی آگے آیا۔

"دیکھئے نا دادی یہ سب ایسے ہی کرتے ہیں میری کوئی قدر ہی نہیں ہے۔"

مصنوعی آنسو تھے بدر کے آنکھ میں۔

ارحم جو کے باہر سے ابھی اندر آرہا تھا۔اُسے دیکھ کے نا میں سر ہلایا۔

"دادی ویسے آپ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئی ہے، کہو تو کہی چلاو رشتے کی بات۔"

بدر واپس اپنی ٹون میں آ کے بولا دادی تو شرما ہی گئی۔

اندر آتے ہادی نے اُسکی گوہر افشانیاں سنی تو سخت آواز میں ٹوکا۔

"بدر دادی کو تو چھوڑ دو۔"

تو بدر ہنس کے کچن کی طرف گیا۔اب وہا جا کے بھی تو سر کھانا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایسے ہی تھے بچپن سے ایک دوسرے کے گھر آنا جانا تھا۔ بلکل اپنا گھر سمجھتے تھے

۔مہمانوں والا تکلف زرا جو ہوں۔

نور اپنے گھر سے گاڑی لے کے سیدھا ہانی کے گھر گئی جو کے اُسکے گھر سے کچھ گھر آگے تھا۔

ہانی گیٹ پر ہی انتظار میں ٹہلتی ہوئی نظر آئی۔

اُس نے

گاڑی روکی تو ہانی اندر آ کے بیٹھی۔

اور آنکھے باریک کیے گھورنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے؟"

نور نے موڑ کاٹتے ہوا پوچھا۔

"تھوڑا اور لیٹ کرنا تھا نہ اتنی جلدی کیوں آ گئی۔"

ہانی نے بڑے پیار سے طنز کیا۔

"اچھّا نا ہو گئی دیر معاف کر دو میری ماں آنکھو سے ہی نگلوں گی کیا۔"

نور نے اُسکے چہرے کا رخ ہاتھ سے کھڑکی کی موڑتے ہوئے کہا۔

"ویسے یہ سٹال تو اسپیشل والا نہیں ہے؟"

نور نے ہانی کا سٹال دیکھ کر پُوچھا جو اُسکے لیے بڑا سپیشل تھا۔

سلور کلر کا بڑا سو برا اور پیارا سا۔

ہانیہ نے ڈریس بھی سلور کلر کا پہنا تھا۔ سلور کیپری، کرتا جسکی آستین پوری تھی۔

سائڈ میں سلور ہی دوپٹہ پیر و میں سینڈل بھی وہی کلر کی۔ سر پے حجاب کیا ہوا۔ اور

بغیر میکپ کے صاف شفاف چہرہ۔

"ہاں وہی ہے۔"

ہانی نے سادہ سے لہجے میں جواب۔

"ویسے اتنا خاص کیوں ہے؟"

نور نے پوچھا۔

"پتہ نہیں بس، جو میرے پاس سارے سٹال ہے اُن میں یہ مجھے زیادہ اچّھا لگتا ہے اور اُسکی ایک وجہ یہ کلر ہے کیونکہ میرا پسندیدہ کلر ہے۔"

ہانی نے تفصیلی جواب دیا۔

"اور یہ دینے والا میرا بھائی؟"

نور نے شرارت سے پوچھا۔

"بدتمیز۔"

ہانی نے اُسکے بازو میں چٹکی کاٹی۔

"اچّھا بتاؤ تو سہی۔"

نور بضد تھی۔

"اچّھا انسان ہے سوبر، ڈیسنٹ، اور تین، چار دفعہ سے زیادہ ہماری ملاقات ہوئی نہیں ہے تو میں کیسے کسی کے بارے میں اپنی رائے قائم کرلوں جب کے ہم ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ہے نام کی حد سے زیادہ بس کچھ فیملی ٹرمز ہے، اور ایک منٹ مجھے آج بتا ہی دو تمہارے بھائی کیسے ہوئے، نا جان نا پہچان بس بغیر دیکھے ملے بھائی بنا لیا۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پہلے تو اُسنے دینے والے کے لیے کہا اور آخر میں زرا تر چھا ہو کے نور کو پوچھا جو اسے بغیر دیکھئے ہی بھائی بنا بیٹھی تھی۔

"ویل پہلی بات ٪۱۰۰ اُدرست ہے اور بھائی تو ایسے ہی تمہیں ستانے کے لیے کیونکہ تُم بہت جلدی چڑ جاتی ہوں۔"

نور نے زویا کے گھر کے باہر گاڑی پارک کرتے ہوئی کہا۔۔ہانی نے دوسرے سائڈ سے اُترتے ہوئے باآواز بلند بدتمیز کہا۔تاکہ نور سن لے۔

مگر نور کے ساتھ ساتھ رومان کی گاڑی پہنچی تو اُن سب نے بھی سن لیا۔

"لو دریاب تمہارے آتے ہی یہاں کے لوگو کو خبر ہو گئی تو تمہارے استقبال کے لیے بد تمیز کا نعرہ بھی بلند ہو گیا۔"

رومان نے ہنستے ہوئے گاڑی پارک کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ضرور وہی ہو گے جن کا کانچ پچھلی دفعہ آپنے توڑا تھا۔"

فلک نے اندازہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"کیا یار آج میری قسمت میں نری بیستی ہی لکھی ہے۔"

دریاب نے افسوس سے کہا وہ بھی مصنوعی۔

"اب کیا کر سکتے ہیں تم پیدا ہی اس لیے ہوئے ہو۔"

رومان نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

لیکن شرمندگی دریاب کو ہوئی ہی نہیں۔

جب تک ہانی اور نور اندر کی طرف چلے گئے تھے۔

چلو بھی یار"

شانف کہہ کر اندر کی طرف گیا۔

تو باقی تینوں بھی پیچھے ہو لیے۔

"یہ کام تو چلو ہو گیا، اب کرتے ہے بلی کو کال اور کرتے ہیں پتہ کے کیا ہو رہا ہے۔"

خود سے مخاطب ہدا نے کھڑے کھڑے اگلا منصوبہ بنالیا۔

ہدا ابھی اپنی بک شلیف کی صفائی کر کے ہٹی تھی۔ ہفتے میں ایک بار تو لازمی اُسنے بک شلیف میں تبدیلیاں کرنی ہوتی تھی، عادت سے مجبور۔

اور اب اُسکا ارادہ تھا اپنی اکلوتی دوست کو کال کر کے خیر خبر پوچھنے کا۔

www.novelsclubb.com

اُسنے موبائل اٹھایا اور جا کے پلنگ پہ پیر اوپر کر کے بیٹھ گئی۔

25"

26

27

28

29

یااللہ جی پورے پورے 29 بال جھڑے ہے میرے، ہائے بھئیوں مینے ٹکلی ہو جانا ہے کچھ دنوں تک لکھ کر رکھ لو تم۔"

www.novelsclubb.com

آئینے کے سامنے کھڑی وہ کنگے میں سے اپنے بال نکال کر گننّے میں مصروف تھی کے آج کتنے بال جھڑے۔

اور ساتھ ساتھ سامنے رکھے لیپ ٹاپ پہ چلتی ویڈیو کال میں روتی صورت بنا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے اپنے بھائی سے بھی مخاطب تھی۔

گندمی رنگت کی حامل وہ خوبصورت نین نقوش والی لڑکی۔ جس کو اپنے بالو اور آنکھو سے بے انتہا محبّت تھی۔

کمر سے بھی نیچے تک لمبے ہلکے بھورے بال جو کے پورے سٹریٹ تھے، چھوٹی چھوٹی پلکے کنتھئی آنکھے۔ اُسکے بائیں طرف کے گال میں سید ھا ڈمپل پڑتا تھا۔ جو اُسکی مسکراہٹ کو اور پیارا بناتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دعا، دعا بس کرد و میری بہن یہ کیا تم روز روزا پنے بال گنّے بیٹھ جاتی ہوں، اور مجھے بھی دو گھنٹہ چکّھی میں پستی ہو۔"

لیپ ٹاپ سے بے زار سی آواز آئی۔

دعا کب سے طٰہٰ کا سر کھا رہی اب اس سے برداشت ہوا نہیں تو ایک دم بول گیا۔

بہن بھائی تو ہوتے ہی ایسے ہے زرا جو مروّت کر لے۔

"ہاں ہاں تمہیں کیا، تم لڑکوں کے تھوڑی نا بال جھڑتے ہیں۔جب تمہارے بال جھڑے نا تو تمہیں پتہ لگے، کیا بیتتی ہے ہمارے لڑکیوں کے دل پہ، اللہ کرے تمہارے بھی سارے بال جھڑے۔"

www.novelsclubb.com

دعا فل لڑنے کے موڈ میں آتے ہوئے کمر پہ ہاتھ رکھ کے آنکھے چھوٹی کیے گھورتے ہوئے بولی۔

طٰہٰ نے جلدی سے اپنے سر پہ ہاتھ پھیراا اور بڑی مسکین والی آواز میں بولا۔

"بد عا تو مت دو دعا۔"

وہ دو ہی بہن بھائی تھے۔ دعا مُغل اور طٰہٰ مُغل۔

دعا اپنے نانی کے ساتھ ناگپور میں ایک اچھے سے علاقے میں فلیٹ میں رہتی تھی اور طٰہٰ اپنے والد کے ساتھ دوبئی میں ہوتا تھا جہاں وہ اپنی دوسری بیگم اور اُنکے بچوں کے ساتھ رہائش پزیر تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں بہن بھائی۔ میلو دور تھے مگر ایک دوسرے میں جان بستی تھی اُنکی، باپ تو کوئی حال چال پوچھتا نہیں بس ہر مہینے دونوں کو حسب ضرورت پیسے مل جاتے تھے اور ماں۔

اُنکی ماں کہاں تھی اور کون تھی؟

شاید آگے پتہ چل جائے۔

"اچّھا تم رکھو بھئیوں ہدا بیوٹی از کالنگ۔"

خوشی سے اچھلتے ہوئے

دعا نے موبائل پہ آنے والی کال کی وجہ سے طہٰ کی جان بخشی۔

اب اُسنے ہدا کی جان کھانی تھی۔

"یااللہ تیرا شکر، اچّھہ دعا سنو ہدا کو شکریہ بول نا۔"

پہلے تو طہٰ نے آسمان کی طرف دیکھ کے شُکرادا کیا اور پھر جلدی سے دعا سے مخاطب

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوا کہی کال ہی نہ کٹ کے دے۔

"ہے، کیوں؟"

دعا جو کال کٹ کرنے ہے لگی تھی اُسکی بات پہ اُلجھن سے پوچھا۔

"اس کی وجہ سے میری جان چھوٹی تم سے کب سے دماغ کا دہی کر دیا میرے۔"

سپیڈ سے بول کے طٰہ نے جھٹ کال کٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

اور دعا منہ کھولے دیکھتی رہ گئی واپس ہوش میں موبائل کے پھر بجنے سے آئی جو

پہلے بج بج کے بند ہو گیا تھا۔

"ہیلو دعا مغل اسپیکنگ۔"

دعا نے کال اٹھاتے ہی زرا رعب سے کہا۔

"آئیں، یہ کس کو کال لگ گئی میں نے تو اپنی بلی کو کال ملائی تھی۔"

ہدا دعا کے ڈرامے پہ مصنوئی حیرت سے کہا۔

دعا اُسکی حیرت پہ کھلکھلا کے ہنس دی اور ہنستے ہنستے اُسے اپنے بالوں کا غم یاد آیا تو پھر روتی آواز میں ہونٹ لٹکا کے ہدا کو پکارا۔

"ہدا"

"کیا ہوا؟"

ہودا نے پریشانی سے پُوچھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میرے بال تمہیں پتا۔۔۔۔"

دعا نے اپنا دکھڑا شروع کیا تو بیچ سے ہی ہدا ٹوک گئی۔

"بس بس مجھے پتا ہے تمہارے 33،34 بال جھڑے ہو گے، اسے چھوڑو میری بات غور سے سنو۔"

"33،34"

دعا نے ایسے ہی لٹکے ہونٹوں سے کہا۔

"اچّھا سنو تو"

ہودا نے اُدھر سے پیار سے کہا۔

اسے اپنی یہ بیسٹ فرینڈ جان سے زیادہ عزیز تھی۔

"ہاں، سن رہی ہو بولو۔"

ادھر دعا نے نارمل ہوتے ہوئے کہا بہت ہو گیا آج کے لیے ڈراما اب واپس آ جاؤ۔

"پرسوں سے یونی سٹارٹ ہے تو تم کیسے جاؤ گی؟"

ہدا نے تجسس سے پُوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے یہ پوچھنا تھا۔"

دعا نے حیرت سے پوچھا۔

"بولو نا یار۔"

ہدا نے زور دے کے پوچھا۔

"آفکورس، میٹرو سے۔"

دعا نے سرسری سا جواب دیا۔

"اچھّا ٹھیک ہے پھر میں بھی تمہارے ساتھ ہی جایا کروں گی۔"

ہدا نے نیا شوشہ چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ ایک منٹ تم کس خوشی میں میرے ساتھ خوار ہوں گی۔"

دعا نے ابرو چڑھا کے پوچھا جیسے ہدا اُسکے سامنے ہو۔

"یار دعا دوستوں کے ساتھ خواری کا بھی اپنا ہی مزا ہے، اور ساتھ بیسٹ فرینڈ ہو تو

کیا ہی بات، ویسے میٹرو میں خوار کوئی بھی نہیں ہوتا۔"

ہدا نے نیا ہی فلسفہ دیا۔

"کوئی نہیں آرہی تم چُپ چاپ اپنی کار اُٹھا کے یونی پہنچ جانا، کیونکہ تمہیں اُلٹا راستہ پڑے گا۔"

دعا نے دوٹوک کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں، میں تو آؤنگی اور ضروری آؤنگی، روک سکتی ہو تو روک لو۔"

ہدا نے ضدی انداز میں کہا۔

"یار ہدا"

دعا نے زچ ہو کے کہا۔

"یار دعا۔"

ہدا نے اُسکی نکل اُتاری۔

"ویسے میرے پاس ایک راستہ ہے۔"

ہدا نے اپنا پتہ پھینکا۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

دعا نے بے ساختہ ہی پوچھ لیا۔

"ہفتے میں تین دن ہم میٹرو سے جائے گے،اور تین دن میری کار سے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہدا نے جان بوجھ کے پہلے یہ بات نہیں کی تھی کے دعا نے صاف انکار کر دینا تھا ہدا کئی دنوں سے کہہ رہی تھی مگر دعا خوددار سفاچٹ انکار اُس کے منہ پہ مار دیتی ۔اسلیئے ہدا نے تھوڑا دماغ لگا کے ایسے پھنسایا کے وہ انکار ہی نہ کرے۔

"یار ہدا نہیں نا۔"

دعا نے سہولت سے انکار کیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے پھر میں بھی روز میٹرو سے آؤ نگی۔"

ہدا اپنی بات پے اڑ گئی۔

"اچّھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔"

دعا کو ماننا ہی پڑا کیوں کہ ہدا کو ایسے ٹریکنگ کی عادت نہیں تھی پھر اسکو تھکن ہو جاتی اور پھر بچی بیمار ہو جاتی اگر وہ لگاتار ہفتے بھر ایسے ہی کرتی تو۔

اب دعا اپنی جان عزیز دوست کو تکلیف میں تو نہیں ڈال سکتی تھی۔

"تھینک یو ڈارلنگ میری بلی۔"

ہدا نے خوشی سے کہا۔

"بس بس رکھو اب فون مجھے کام ہے۔"

دعا نے مُسکرا کر کہا۔

"اوکے، اللہ حافظ"

www.novelsclubb.com

ہدہا نے الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ دیا۔

دعا مسکراتی رہ گئی۔

اُسکی زندگی تین لوگو کے گرد گھومتی تھی اور تینوں ہی اُسے بے حد عزیز تھے۔

اُسکی نانی، طٰہ اور ہودا۔

اُسکی بچپن کی سہیلی۔

"ہاں راحیل، میں باہر ہوں اچّھا ٹھیک ہے دیکھ لونگا، تم نے میل کر دیا ہے نہ ٹھیک ہے۔"

رومان اپنے مینیجر سے کال پہ بات کرتے ہوئے آرہا تھا، بے دھیانی میں سامنے کچھ ڈھونڈتے ہوئے کھڑی نورالعین سے ٹکرا گیا۔

"اہہہ، اوہ اللہ جی کونسا درخت آگیا ہے سامنے۔"

نورالعین جو اپنے گاڑی کی چابی ڈھونڈتے ہوئے یہاں آئی تھی اتنی زور سے ٹکرانے پہ سر پکڑ کے بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اندھے ہے دیکھائی نہیں دیتا چلو میں نے دھیان نہیں دیا مگر آپ، آپ کی یہ بٹن جیسی آنکھیں کیا گھاس چرنے گئی ہے، ہائیں میرا سر"

سامنے جیتے جاگتے انسان کو دیکھ کر اُسکا میٹر گھوم گیا پہلے ہی چابی نہیں مل رہی تھی

اوپر سر گھوم گیا اتنی زور کے ٹکرانے پہ۔

رومان آنکھیں کھول حیرت سے اُسے دیکھئے جا رہا تھا،اور چہرے کی تو رونق ہی الگ تھی نورالعین کو سامنے دیکھ کر، مطلب قسمت اتنی مہربان ہے کے اُسے نورالعین کو ڈھونڈنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔

رومان بس اُسکی آنکھے دیکھے جا رہا تھا۔جو آنکھے رات کی چاندنی میں ایسی چمک رہی ہے،تو سورج کی روشنی میں کیا غضب ڈھائے گی۔

وہ جو ہوش میں ہی نہیں تھا نور کے چٹکی بجانے میں ہوش میں لوٹا بلکہ اپنے خول میں

واپس سمٹ گیا۔

"دیکھیے مس اکّلی میرا دھیان نہیں تھا ضروری کال کی وجہ سے، ویسے غلطی تو میری ہے نہیں لیکن پھر بھی سوری۔"

رومان نے زرا سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سوری کی کچھ لگتی، آپ جائے یہاں سے پہلے ہی میری چابی نہیں مل رہی۔"
نورالعین پریشان لہجے میں بولی، چابی جو نہیں مل رہی تھی۔

رومان کو زرا دور چابی نظر آئی۔

اُسنے اُٹھا کر ہاتھ میں لی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ویسے لگتا ہے آپکی آنکھین خراب ہے، پہلے میں نہیں نظر آیا اور اب چابی۔"

چابی نور کو دیتے ہوئی طنز کیا۔

"مسٹر آنکھیں میری ہے خراب لیکن آپ کس خوشی میں طنز کر رہے ہیں، شکریہ چابی کے لیے۔"

اُسکے طنز کرنے پہ نور نے آنکھیں چھوٹی چھوٹی کر کے کہا۔ آخر میں روکھا پھیکا سا شکریہ رومان کو تھما کے پلٹ کر جانے لگی مگر بڑے پتھر سے پاؤں ٹکرا کے مڑ گیا۔

"ہائے میرا پاؤں۔"

اب بیچاری پاؤں پکڑ کے بیٹھ گئی۔

"کمزور نظر کے ساتھ ساتھ نازک مزاج بھی ہی آپ۔"

رومان نے مسکراہٹ دبا کے کہا۔

"میں جتنی نازک مزاج ہو نا اگر آپ کو معلوم ہو جائے تو آپکے دماغ میں نازک مزاجی کی ڈیفینیشن بدل جائے گی۔"

نور چبا چبا کے جواب دیکر جھٹکے سے پاؤں سیدھا کر کے آگے بڑھ گئی۔

"بدراب اگر تم نے ایک بھی پلیٹ میں ہاتھ ڈالا نا تو یہ گرم گرم چمچہ تمہارے منہ

پہ ماردو نگی میں۔"

زویا کی بڑی بہن زارا نے بدر کے ہاتھ پہ چمچے مارتے ہوئے کہا۔

جو کے کب سے پلیٹ میں کی چیز اُٹھا اُٹھا کے کھا رہا تھا۔

"زارا یار ایک لینے دو بس لاسٹ ایک۔"

سموسے سے بھرے ہوئے منہ سے کہا کر ہاتھ بڑا یا ہی تھا کے زارا نے گرم گرم چمچہ رکھ کے ہاتھ پہ دیا۔

زارا اُن سب سے بڑی تھی مگر آپی کہنے کی زحمت زرا جو کوئی کر دے۔

"نکلو، نکلو باہر اب تُم مجھے کچن کے آس پاس بھی نظر نہ آؤ ورنہ گھر کے باہر نکال دو نگی۔"

زارا نے خطرناک تیور سے دھمکی دے کر ساتھ کچن کے باہر بھی نکال دیا۔

بدر اتنی بے عزّتی کے بعد بھی ڈھیٹ کی طرح گردن اکڑا کے باہر آیا تو سامنے نور اور رومان کو ساتھ میں آتے دیکھ اُسکی آنکھے شرارت کے خیال سے چمکی۔

"ویلکم ویلکم مس نورالعین ویلکم رومان بھائی آیئے آیئے تشریف رکھیے، ویسے کیا کمال لگ رہے ہیں دونوں ساتھ میں، اور تو اور ٹوینگ بھی واہ مزا آ گیا۔"

www.novelsclubb.com

اتنی زور زور سے بدر نے ڈرامائی انداز میں بولنا شروع کیا کے سب اُو کے طرف متوجہ ہو گئے۔اُن دونوں کی ڈریسنگ بلکل ایک جیسی ہو گئی تھی۔
رومان نے بلیو جینز کے اوپر مہرون شرٹ پہنی ہوئی تھی بازو کوہنیوں تک مڑے ھوئے جس سے اُسکی نسے اُبھر کے نظر آ رہی تھی، کلائی میں بلیک گھڑی اور پاؤ میں

وائٹ اسنیکرز۔

بلکل نور جیسے یے اتفاق بھی کمال کا تھا۔

اُم دونوں کو ساتھ میں ایسے دیکھ کر سب کی آنکھے چمکی۔

اوران دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا۔

"شٹ اپ بدر۔"

رومان نے بدر کی بکواس کو نظرانداز کیا۔

اُسے بس یہ بات کی فکر تھی کے بدر کی باکواس فلک تک نہ جائے ورنہ گھر جاکے سب سے پہلے امی کو خبر دیں گی اورامی رشتہ لے کر پہنچ جائیگی۔

جو کی وہ چاہ تانہیں تھاہاں اُسے وہ پسند آئی تھی مگراپنی امی کا بھی اُسے پتہ تھا۔ لیکن یہ بات طے تھی کے رومان حاشر ملک کی زندگی میں کوئی آئے گی تو وہ صرف اور

صرف نورالعین ذوالفقار۔

بدر کی اتنی بکواس پہ تو نور کا ہاتھ سیدھا اپنے جوتے پہ گیا جسے ہانیہ نے بروقت پکڑ لیا۔ ورنہ یہی اُسکی ٹھکائی ہو جاتی۔

بدر نے فوراً سے پہلے ہاتھ اُٹھا کے سرینڈر کیا تھا۔

"اچّھا اچّھا اب سب ادھر دھیان دے، میں آپ لوگو کا ایک دوسرے سے تعارف کروا دیتی ہوں۔"

زویا نے تالی بجا کر سب کو متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

ہونٹوں پہ مدھم سے مسکراہٹ تھی۔

"یہ ہیں میری دوست نورالعین اور ہانیہ۔"

زویا نے پہلے ان دونوں کا تعارف کروایا تو دونوں نے ہلکی سے مسکرہٹ سے سر کو خم کیا۔

"اور تم ان تینوں کو تو جانتی ہو، باقی یہ ہے رومان بھائی، یہ فلک ان کی بہن، اور یہ دریاب میرا کزن اور ارحم کا بھائی۔۔۔اور وہ ہاں وہ ہے ہادی بھائی بدر کے بھائی۔"

اب زویا نے ایک ایک کر کے تمیز کے دائرے کار میں رہ کر عزت والا تعارف کروایا اور آخر میں ہادی جو کے اوپر سے آرہا تھا اُسکی طرف دیکھ کر کہا۔

ہانیہ نے اس طرف دیکھا تو اُسکی آنکھو میں شناسائی کی رمق اُبھری۔

ہانیہ کچھ کہتی ہادی نے خود ہی سلام کر کے پہل کر دی۔

"السلام و علیکم، ہانیہ رائٹ؟ کیسی ہے آپ؟"

ہادی نے پہلے تصدیق کی تو ہانیہ ہاں میں سر ہلایا پھر اپنی خیریت کے متعلق آگاہ کیا۔

"جی میں بلکل ٹھیک آپ کیسے ہے؟"

بہت ہی پیاری مسکرہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"ایک منٹ ایک منٹ یہ کیا چل رہا ہے کوئی بتائے گا؟"

سب ہی اُن دونوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے جوان سب کو بھلائے آپس میں لگ گئے تھے۔

پھر نور کا صبر ختم ہو ہی گیا تو پوچھ لیا اُسنے۔

"یہ ہادی ہے، میں نے تمہیں بتایا تھا ان کے بارے میں۔"

ہانیہ نے سرسری سا بتایا۔

"وہ وہی؟"

نور نے کچھ اشارتاً پوچھا۔

لیکن سن تو سب نے لیا تھا۔

ہانیہ نے اس آنکھیں دیکھائی پھر جبری مسکراہٹ کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اہا، آپکے بارے بہت سنا ہے میں نے اس سے، پھر مجھے بڑا تجسس تھا آپ سے ملنے کا اور دیکھو آج مل بھی لیے۔"

نورہانی کو پیچھے کرتی خود آگے جا کے کھڑی ہو گئی اور ایسے برتاؤ کیا جیسے کوئی سلیبرٹی ہو۔

ہادی نے فقط مسکرانے پہ اتفاق کیا۔

اور رومان ہاتھ جیب میں ڈال کر آرام سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچّھا چلو چھوڑو تم سب آوں یہ سب ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"

زارا نے سب کا دھیان کھانے کی طرف کروایا۔

نور کو ہانی ہاتھ سے پکڑ کا زبردستی لے گئی۔

اور پیچھے سارے ہادی کو آنکھے باریک کیے گھوری سے نواز رہے تھے۔

"کیا ہے یار؟ کیوا یسے ندیدو کی طرح گھورر ہے ہو۔"

ہادی نے تڑک کے پوچھا۔

"لڑکیوں سے جان پہچان بنائی جارہی ہے، ہم ہم سہی جارہے ہو بیٹا۔"

دریاب نے اُسکے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ابے اوہ، لڑکیاں تو یہ بھی ہے، جان پہچان بلکہ دوستی ہے ان تینوں سے بھی، تم

سب کی سوچ ہی گندی ہے۔"

ہادی نے اُسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہہ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔

"ہاں ہاں جا اب تو تیرا دل بے چین ہو رہا ہے۔"

پیچھے سے دریاب نے پھر ہانک لگائی۔

تو باقی ارحم شانف اور رومان ہنس دیے باقی تو پہلے ہی جا چکے تھے۔

اصل میں وہ اُسکی مزہ لے رہے تھے۔ پتہ تو انہے بھی تھا کے ہادی اور کسی لڑکی میں انٹریسٹ لے لے ناممکن۔

"بدر بس کر دے کتنا کھائیگا، یہاں دوسرے بھی بیٹھے ہے کچھ اُنکے لیے بھی چھوڑ

دے، اور زویا بس کر و رکھوں۔"

زارا نے سختی سے ٹوکا۔

ہانی اور نور زویا اور بدر کو آنکھے پھاڑے رغبت سے کھاتے ہوئے دیکھ رہے تھے باقی سب کے لیے تو پرانی بات تھی لیکن ان دونوں کے لیے نیا تھا۔

"زارا بھیس کے آگے بین بجانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔"

اب زویا کی سنانے کا موقع ملے اور دریاب چپ رہے ایسا ہو ہی نا جائے۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم بھیس کسے کہہ رہے ہو، تم خود ہو گے گدھے نہیں بلکہ بیل یہی کہتے ہیں نا تمہیں تایا ابّا۔"

زویا بھرپور طریقے سے بدلہ لیتے ہوئے دریاب کی پول کھول دی سب کے سامنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔

اور پھر سارے ہی اس سے افسوس کرنے لگ گئے۔

"تچ تچ،افسوس صد افسوس۔"

ہادی نے لقمہ دیا۔

"بیل کے لیے، جو اُسے تُجھ سے تشبیہ دی گئی۔"

رومان نے جملہ مقمل کیا۔

www.novelsclubb.com

"عزت ہی کوئی نہیں ہے۔"

شانف نے بھی اظہار کیا۔

"بیچارے گدھے کو تو چھوڑ دیتے۔"

بدر کہا چپ رہتا پھر۔

"ارحم تمہارا بڑا بھائی ہوں میں زرا سٹینڈ ہی لے لو میرے لیے۔"

ارحم کو خاموش دیکھ کر زرار عب جمانا چاہا۔

"جب بڑے بھائی کی حرکتیں ہی ایسی ہی تو میں کیوں اپنے پیروں پہ ظلم کرو تمہارا سٹینڈ لینے کے لیے، حرکتیں سدھار و اپنی۔"

ارحم فٹ جواب دیا۔

اور سب اپنی ہسی ضبط کی۔

"ہنہ، جارہا ہو میں دادی کے پاس، وہی میری اپنی ہے اب۔"

دریاب ناراضگی سے کہہ کر دادی کے روم میں چلا گیا۔

"یہ تو ناراض ہو کر چلے گئے۔"

ہانیہ نے پریشانی سے کہا۔

"ابھی پانچ منٹ میں باہر ہو گا جب دادی بھی رج کے عزت کا کچرا کریگی اُس کے۔"

ہادی نے اطمینان سے جواب دیا۔

اور اُس کے جواب دینے پر گندی سوچ والوں نے ایسی نظروں سے دیکھا ہادی گڑ بڑا سا گیا۔

"چل کرو یار۔"

زویا میں ہانی کی طرف چپس بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسکو برا نہیں لگتا۔"

ارحم نے اظہار کیا۔

دریاب ایسا ہی تھا بمشکل ہی کوئی بات اُسے بری لگتی۔

"کیوں اسے غصّہ نہیں آتا۔"

نور نے حیرت سے پوچھا۔

"اہ، اللہ کی پناہ اُسکے غصّے سے۔"

زویانے جھر جھری لیکر کہا۔

"اُسے غصّہ بہت کم آتا یہی سمجھ لو سال میں ایک یا دو بار لیکن خطرناک قسم کا آتا ہے۔"

ارحم نے اپنے بھائی کے بارے میں بتایا۔

"اُسے جب غصّہ آتا ہے نا تو میں اُسکے آس پاس سے ساری ضروری چیز اُٹھا لیتی ہوں۔ موبائل، لیپ ٹاپ، میری پسندیدہ شو پیس، ٹی وی کا ریموٹ، اور سب سے پہلے تو میں خود غائب ہو جاتی ہو کہی مجھے ہی نہ اٹھا کے پٹخ دے۔ غصّے میں وہ چیزیں پٹختا ہے وہ بھی دوسروں کی۔"

زویا نے انگلی پہ گن گن کر ایک ایک چیز بتائی برے برے منہ بناتے ہوئے۔

اور سب اُسکے باتوں پر مسکرا رہے تھے۔

"نور اور ہانی یار آپ دونوں کِتنی سویٹ ہو، بڑا ہی مزا آئیگا آپ کے ساتھ یونی میں

،بس میرا ڈپارٹمنٹ کمپیوٹر سائنس کا خیر کوئی نہیں بریک میں میں آجائو گی آپ

کے پاس۔"

فلک کی ایکسائٹمنٹ ڈپارٹمنٹ الگ ہونے کے غم سے کم ہوئی مگر حل بھی اُس نے

خود ہی ڈھونڈلیا۔

"ہاہا، تم بریک میں آجانا۔"

نور نے اُسکے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

"ویسے بھائی پرسوں کا مجھے شدّت سے انتظار ہے۔"

بدر نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں، نئے نئے شکار جو تمہارے ہاتھ لگے گے۔"

شانف نے اس کے انتظار کی وجہ بتائی۔

جو نئے آنے والے جونیئر تھے۔

www.novelsclubb.com

"بدر دیکھو ہاتھ ہولا رکھنا، مجھے تمہاری شکایت نہ آئے۔"

ہادی نے تنبیہہ کرتے لہجے میں کہا۔

"بدر جو جی میں آئے کرنا میں سب سنبھال لونگا۔"

رومان میں اُسے کھلی اجازت دی۔

"اہ، آئی لو یو رومان بھائی۔"

بدر نے دور سے فلائنگ کس دی۔

رومان مسکرایا۔

"تم اُسے سدھارو بجائے اُس کے مزید بگاڑ رہے ہوں۔"

ہادی نے دانت کچا کچایے۔

"تم تو چپ کرو سڑیل انسان۔"

رومان نے نور کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

وہ جب سے آیا تھا اُسکی نگاہِ وقتاً فوقتاً نور کی طرف ہی اُٹھ رہی تھی جو کم از کم ہادی سے تو مخفی نا رہ سکی۔

"ہادی سے پنگا نوٹ چنگا، برو مجھے تمہارے گھر جا کر آنٹی کو یہ بتانے میں کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ مگر آنٹی خود جب رشتہ لے کے اگلے دِن پہنچ جائے گی نا نور کے گھر تمہیں خاصی تکلیف ہو گی، کیوں کہ نور کے بارے میں جتنا میں جانتا ہوں نہ ہانیہ کے ذریعے کافی خطرناک بندی ہے۔"

www.novelsclubb.com

ہادی نے اُسکے کان میں گھس کے ڈرانا چاہا ساتھ شرمندہ کرنے کی بھی کوشش کی مگر رومان شرمندہ ہونے والی مخلوق نہیں ہے۔

اس نے بس ایک جملہ کہہ ٹھنڈے انداز میں اُس کے منہ پر مارا۔

"ایڈریس پتہ کروانے کے بعد مجھے بھی بتادینا۔"

ابھی بھی نظر نور پے ہی تھی۔

ہادی نے تو نفی میں سر ہلا کر رخ ہی موڑ لیا۔

مگر نور کی نظریں رومان کی نظروں سے ٹکرا گئی۔

نور نے آنکھ باریک کر کے اسے گھورا اور بغیر آواز کے لب ہلا کر ایک لقب سے رومان کو نوازا۔

"ٹھرکی۔"

رومان نے اُس کے لقب دینے پہ مسکرا کر نظروں کا زاویہ بدلہ۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھّا زویا اب ہم چلتے ہے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔"

ہانیہ زویا سے ملتے ہوئے جانے کی اجازت چاہی۔

"اتنی جلدی۔"

زویا نے ٹائم دیکھ کر کہا۔

"جلدی کہا اچھّا خاصہ ٹائم ہو گیا ہے، بس اب اجازت دو، کل ملاقات ہو گی۔"

نور بھی زویا کے گلے ملتے پیاری مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"اچھّا ٹھیک ہے کل ملتے ہیں، اللہ حافظ۔"

زویا نے اجازت دی تو دونوں نے گھر کی راہ لی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چلو بھائی، میں بھی چلا۔"

ہادی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

زویا، فلک، زارا کمرے میں چلی گئی تھی۔

باہر صرف لڑکے تھے۔

"اوہ، میاں کدھر چلے۔ یہ ہانیہ کون ہے کدھر ملے زرا ہمیں بھی تفصیل دو۔"

رومان نے اُسکے گلے میں ہاتھ ڈال کر کمینی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ہاں بھائی، چلے جلدی بتائے۔"

بدر بھی میدان میں آیا تب موقع ہی نہیں ملا تھا بیچارے کو۔

"ارے یار اتفاقاً چار پانچ دفعہ ملاقات ہو گئی تھی۔

ابّو کے دوست کی بیٹی ہے کافی اچھی ملاقات رہی تھی۔پچھلی 1 سال سے تو میں ملا بھی نہیں تھا آخری دفعہ میرے برتھڈے پر مال میں ملاقات ہوئی تھی تو اُسنے t شرٹ گفٹ کر دی تھی اور میں نے اُسے ریٹرن گفٹ بھی دیدیا تھا، بات ختم۔"

www.novelsclubb.com

اُس نے عام سے لہجے میں بات بتانا شروع کی تو سب کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔

"کون سی t شرٹ؟"

ارحم نے سوال کیا ایسے کاموں میں آگے آگے ہوتا تھا وہ۔

ہادی نے غور کے اس دیکھا۔

"وہ گرین والی t شرٹ۔"

ہادی نے ہلکے آواز میں بتایا۔

"بھائی وہی نا جس سے صبح میں نے؟"

بدر نے بات ادھوری چھوڑی تو ہادی نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ایک منٹ وہی t شرٹ نا؟"

اس بار بولنے والا شانف تھا۔

سب کو ہی اُسکی اُس t شرٹ کے لیے پسندیدگی پتہ تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تبھی تو میں کہو، ایسا کیا ہیں اس باسی سبزی کے کلر والی t شرٹ میں جو ہر اگلے دن وہی t شرٹ چڑھا کے جم پہنچ جاتا تھا۔ایک دفعہ میں نے اس کے الماری سے وہ t شرٹ پہن کر سو گیا تھا کمینے نے مجھے نیند سے جگہ کر وہ t شرٹ اتروائی تھی۔وہ تو مجبوری تھی اس لیے میں نے وہ پہن لی تھی ورنہ اس سے تو کوئی پوچھا بھی نہ مارے۔"

دریاب نے اچّھا خاصا بدلہ لے لیا تھا اپنی نیند کا ہادی سے۔

اور سب کے قہقہے پہ قہقہے چھوٹ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے مار لیا پوچھا۔"

بدر میں بمشکل ہستے ہوا بتایا تھا۔

"سچ میں؟"

سب نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں اپنی محبوبہ کو صبح ہی صاف کیا ہے۔"

بدر نے بتایا ایک بات پھر سب حلق پھاڑ کے ہنسے۔

"واہ میرے شیر دل خوش کر دیا، لیکن بدر وہ tشرٹ کافی گندی تھی ایک بار پھر سے اپنی محبوبہ کو رگڑ رگڑ کے اچھے کپڑے سے صاف کر لینا۔"

www.novelsclubb.com

رومان نے بدر کو خوشی سے شاباشی دیتے ہوئے کہا، اور آخر بات کر کے دوڑ لگا دی بس پھر ہادی صاحب جل بھن گئے اور اُٹھا کے جوتا دے مارا جو کے چوک گیا۔ تو پھر مارنے کے لیے ہادی اب اُس کے پیچھے ہی ڈورا۔ رومان آگے آگے ہادی پیچھے پیچھے۔ اب اُن سب کے قہقہوں میں ہادی اور چھت پہ کھڑی لڑکیوں کا بھی قہقہہ

شامل تھا۔

اور اسی طرح

ایک دن تمام ہوا

ایک بزمِ یاراں کا اختتام ہوا!!

---

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔